O

کبھی سادہ کبھی مشکل
کبھی جادہ کبھی منزل

ہوئے کس کس جگہ گھائل
کِیا کتنوں کو کیا قائل

یہ اک ادراک کا لمحہ
مری تکلیف کا حاصل

دھواں اٹھتا رہا برسوں
سلگتا رہ گیا یہ دل

مرے اندر سمندر تھا
مرے اندر ہی تھا ساحل

https://emad-ahmed.com/

زبوں قلبی مرا سچ ہے
میں اپنی ذات میں سائل

جلی جب شمعِ غم مجھ میں
دمکتا ہی رہا یہ دل

کبھی تھک کر گرا گر میں
تو ملنے آگئی منزل

تجھے کیا چاہئے مجھ سے
بتا کس غم کے ہے قابل

عماد اتنا شکستہ دل
اداسی کی طرف مائل

https://emad-ahmad.com/